سکھ مذہب کا طلوع

مصنفہ

جی بی سنگھ

عرض

یہہ رسالہ پہلے ۱۹۱۲ع میں پنجابی زبان میں شائع کیا گیا تھا۔ اب نظر ثانی کر کے ہندوستانی میں جو ہندوستان کی قومی زبان قرار دی گئی ہے چھاپا جاتا ہے۔ تاکہ سکھوں کے علاوہ دوسرے لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں +

اس رسالہ میں تین باب ہیں۔ پہلے میں ان محرکات یا پریرک کارنوں کا ذکر کیا ہے۔ جو سکھ دھرم کے طلوع کی بنیاد میں ہیں اور جن کی وجہ سے سکھ دھرم کا ظہور ہوا تھا۔ دوسرے باب میں سکھ دھرم کا اس سے پہلے قائم ہو چکے مذہبی فرقوں رامانندی اور کبیر پنتھ سے جن باتوں میں امتیاز ہے ان کا بیان کیا ہے۔ اور تیسرے باب میں سکھ دھرم کی بنیادی اصول کو واضح کیا گیا ہے +

جی۔ بی۔ سنگھ

۱- مُحرِّکات

زمانہ ہمیشہ بدلتا رہتا ہے + طرزِ حکومت - تمدن - اخلاق - مذہب کوئی چیز بھی بالکل
ساکن کبھی نہیں رہتی اور نہ رہ سکتی ہے + ہاں تبدیلی کی رفتار کم و بیش ہو سکتی ہے - کہیں جلد جلد اور
کہیں دیر سے تبدیلیاں ہوتی ہیں + تبدیلی کی رفتار میں فرق ڈالنے والی کئی وجوہات ہوتی ہیں +
خورد و نوش کے ذائقہ میں کسی وجہ سے تبدیلی ہو جانا - باہر سے دوسری قوموں کا حملہ آور ہونا - تجارت
کی نئی راہوں کا کھلنا - تمدن و سیاست میں تبدیلی - کسی نئی تہذیب سے ٹکر وغیرہ - یہ سب
باتیں نئے مذہبوں کے قائم ہونے کا سبب بنی ہیں + اور ہندوستان میں بھی شروع ہی سے یہی
وجوہات کام کرتی چلی آئی ہیں + یہی نہیں ایک مہذب ملک میں بڑے پیمانہ پر نمایاں تبدیلیوں کا
اثر دوسرے ملکوں پر بھی تاجروں و مذہبوں کے داعیوں وغیرہ کی وساطت سے پڑتا رہا ہے + یہی سبب ہے
کہ اکثر اوقات تبدل کی ایک لہر سی تمام دنیا پر چل گئی ہے + اسی طرح کی ایک لہر حضرت مسیح سے پانچ
چھ سو برس پہلے چلی جس کا اثر تمام پرانے مہذب ملکوں چین - ہندوستان - یونان میں دیکھا گیا +
پھر اسی طرح پندرھویں صدی عیسوی میں تمام پرانی دنیا میں بیداری ہوئی - یوروپ اور ہندوستان
میں لوگ صدیوں کی نیند سے کہ جن صدیوں کو زمانہ جاہلیت کے نام سے پکارا جاتا ہے - جاگے اور نئی روشنی
سے منور ہوئے + اس نئی روشنی کی صبح سو ایک برس پہلے ہو چکی تھی جبکہ ادھر یوروپ میں
عیسائی مذہب کے مصلحان وائکلف لالرڈ اور جون ہس اپنے اصلاحی خیالوں پر جانیں وار
گئے - جب انگلینڈ میں چاسر اور گوور شاعروں نے انگریزی ادب کی بنیاد رکھی - جبکہ

کی میلوں سے صاف کر کے اسلام سے ملتی جلتی واحد پرستی کی ایک نئی شاخ نکالی +

یوروپ اور ہند دونوں جگہ مذہب کی حالت زمانۂ جاہلیت یا Dark Ages میں
ایک جیسی تھی + یوروپ میں مذہبی کتابیں اکثر لاطینی زبان میں تھیں اور ہند میں سنسکرت کا رواج
تھا + دونوں ملکوں میں علم ایک خاص ذات و جماعت تک محدود
تھا - اور باقی لوگ لاعلم اور جاہل تھے جس کا نتیجہ سماج کے لئے برا تھا + ٹھیک اس وقت
جب لوتھر اور کیلون یوروپ میں عیسائی مذہب کے سدھار میں لگے تھے - ادھر بھی ایک
بھگت مومنٹ ہو چلا - ذات پات کی تقسیم کے خلاف - اور سنسکرت کی جگہ دیسی
زبانوں کے رواج دینے میں مشغول تھے + بہتوں نے اپنے اپنے مت چلائے + ان سب میں
زور دار اور کامیاب ثابت ہونے والی سکھ مذہب کی تھی جس کی بنیاد گورو نانک صاحب
نے رکھی تھی - پنجاب کی آبادی کا ایک خاصہ حصہ اس مذہب کا پیروکار ہے - اور سکھ لوگ باہر کے
ملکوں میں بھی بستے ہیں - کابل قندھار اور جزائر ہند چین میں پھیل گئے ہیں - انکی تعداد اب
پینتالیس لاکھ سے اوپر ہے +

۲ - نئے مذہبوں کے کھڑا ہونے کا وقت تب ہوتا ہے جب کسی قوم کے نظام سیاست و تمدن
اور مجلسی ترکیب کا بگاڑ ایک حد معین سے گذر جاتا ہے - جب لوگ اپنی محکومیت - مجبوری اور ناتوانی کا پورا
پورا احساس ہوتا ہے + جب لوگوں کا اپنے زور بازو اور اپنے عقل علم پر بھروسہ دور ہو جاتا ہے - اور سہارے
کھو جاتا ہے کسی آسمانی طاقت کے سوائے اور کوئی مدد اور آسرا نظر نہیں آتا + ٹھیک جب نہایت
مایوسی اور ناامیدی کی حالت ہوتی ہے - ٹھیک اس وقت کوئی ہستی نمودار ہوتی ہے جو ناامیدی کو

۱۔ محرکہ

پیدا کرتی ہے، دکھیوں دردمندوں کے فکروں کے بوجھ کو کم کرتی ہے* اور یہ تسلی انہیں دکھی دردمندوں میں سے ہی کسی عالی جھونپڑے میں جنم لیتی ہے۔ اور ان کو اپنے گرد و پیش اپنے بھائی بندوں کے دکھوں کو محسوس کرتی ہے۔ ہیول سمتھ رسالہ ریشنلسٹ ریویو (جنوری ۱۹۴۲ء) میں لکھتے ہیں:۔

Where ever there develops 'a failure of nerve' owing to large social disintegration, the decay of old ideologies and comforting traditions, or the yoke of alien oppressors, men tend to despair of their own ability to right their wrongs and give heed to dreamers and seers, who clothe their ideals in familiar imagery of supernatural doom and open out the vistas of a golden age or a celestial world beyond.

گرنتھ صاحب میں بھی آیا ہے:۔ دکھیاں درد گھنے وید ن جانے تو دھنی

برابر رہتا ہے - یہی وجہ ہے کہ ہر آریائی مذہب (اصل میں) آتما کی نجات کے لئے ہوتا ہے + اس دنیا میں اسکو سب جگہ
دکھ اور (ناخوشی) بدی ہی نظر آتے ہیں - اور انکا ازالہ موت کے بعد کسی اور دنیا میں
دیکھتا ہے - مہاتما بدھ نے اپنی تعلیم اسی خیال "سروم دکھم" پر مبنی کی - ہند میں پیدا
ہونے تمام مت متانتر اسی ایک خیال پر قائم ہیں - اور سکھ مذہب کی بنیاد میں بھی یہی
خیال کام کر رہا ہے + نانک دکھیا سب سنسار

۳- مسلمانوں کی ظالمانہ حکومت کے زمانہ میں ہندوؤں کی زندگی از حد فکر مندانہ اور تشویش کی
گذرتی تھی + گو بہت سے ہندو تلوار کی دھار سے ڈر کر یا کسی لالچ میں آ کر مسلمان یا نیم مسلمان
بن گئے - مگر ایسے بھی لوگ کم نہ تھے جنہوں نے بھاگ کر مشکل گذار پہاڑوں اور گھنے جنگلوں میں پناہ
لی اور اسطرح اپنے دھرم و جان کو بچایا اور وہاں مفلسانہ یا فقیرانہ زندگی بسر کرنے لگے +

تو جو جبر و ظلم مسلمان حاکموں اور دیگر کس نے ہندوؤں پر کئے - انکے بیانوں سے خود انکی لکھی تاریخ
کی کتابوں کے ورق سیاہ ہو رہے ہیں + مندر گرا کر انکی جگہ مسجدیں تعمیر کیں - ہندوؤں کے دل دکھانے کو
گائیں ذبح کیں - عورتوں کو بے عزت اور ان پر جبر کئے گئے - بیشمار لونڈی غلام بنائے - لوٹکر کنگال کر دیا
خون کے دریا بہائے - ہاتھیوں کے پاؤں تلے ہندو کچلے گئے - کتوں سے پھاڑ پھاڑ کھائے گئے - آروں سے چیرے
گئے - زندہ جلا دئے گئے - توپوں سے اڑا دئے گئے + وہ کیا تھا جو ظالموں نے نہ کیا یا کرنا باقی رکھا +
محمود غزنوی - شہاب الدین - قطب الدین ایبک - محمد بختیار خلجی - علاؤالدین خلجی - محمد تغلق - فیروز تغلق
سکندر لودی - بابر - اورنگزیب کسی نے بھی کم نہیں گذاری + لودیوں اور بابر کے زمانے کے اپنی آنکھوں

یہ حالات خود گورو نانک دیو نے ماجھ کی وار میں اس طرح لکھے ہیں جب

کلی کاتی - راجے قاصائی - دھرم پنکھ کر اڈریا

کوڑ اماوس - سچ چندرما - دیسے ناہیں کہہ چڑھیا - الخ

علاؤالدین خلجی نے ایک قاضی سے پوچھا کہ ہندوؤں کی نسبت اسلامی شرع کیا کہتی ہے - قاضی نے جواب دیا کہ ہندو بمنزلہ زمین کے ہیں - اگر ان سے چاندی طلب کیجائے - تو انکو صدق جانب سے سونا پیش کرنا چاہئے + اور اگر کوئی مسلمان ہندو کے منہ میں تھوکنا چاہے تو اسکو منہ کھول دینا چاہئے + خدا نے ہندو بنائے ہی مسلمانوں کی خدمت کے لئے ہیں - حکم ہے کہ اگر کافر مسلمان نہ بنجائیں - تو انکو قید کر دو - انکو عذاب دو - قتل کر دو اور گھر بار لوٹ لو + اسپر بادشاہ نے ہنسکر کہا کہ تب تو میں نے شرع کے سننے تک بھی کوتاہی نہیں کی - میں نے پہلا ہی سے حکم دے رکھا ہے کہ چھ ماہ کے لئے غلہ اور تن ڈھانکنے کے لئے موٹا کپڑا چھوڑ کر انکے پاس کچھ نہ رہنے دیا جائے +

ایسے دکھوں بھرے اندھکار کے زمانہ میں ہندو سماج میں جھمیر اٹھا - کئی ایک سدھارک اور دھرم ویر پرش پیدا ہوئے - جنہوں نے مسلمان حاکموں کے ہاتھوں عذاب پائے اور اکثر اپنے مطالب اور ارادوں کو اپنے جسم کے ساتھ لیکر چلدئے + فرشتہ لکھتا ہے کہ لکھنؤ کے نزدیک کاکھتن کے رہنے والے ایک بدھن نامی کبیر پنتھی سادھو کو سکندر لودی نے اسلئے مروا دیا کہ اسنے کہا تھا کہ مسلمانی دین بھی سچا ہے اور ہندو دھرم بھی سچا ہے + نامدیو کو کسی دکن کے مسلمان بادشاہ نے ہاتھی سے مروائی تھی + اودھ کے رہنے والے جگجیون داس نے ستنامیوں کا فرقہ قائم کیا تھا اور اپنے خیالات

"یہہ ایک سنت مارگ ہے - بیراگیہ پاتا ہے سکھاتا ہے - اور بتاتا ہے کہ دنیا کے سکھ و دکھ کو
یکساں جانو + گورو ہیں پرم ستر دہی - دیا - غریبی - سیتیہ و لنتا اور اپنے دھرم کے پالن کی تعلیم
دیتا ہے - اور پرماتما میں لین ہونے کی امید دلاتا ہے" +

مگر دیکھئے اسی مت کی نسبت ایک مسلمان مورخ کیا کہتا ہے :-

"کافر نکلے - بٹ مار - ٹھگ بدووں کا ایک گروہ جس میں کوئی سنار - کوئی لوہار - کوئی
بڑھئی - کوئی چمار اور ایسے ہی رذیل لوگ شامل ہیں اور ہر طرح کے بدمعاش اور نیم سودائی
بھی ہیں - ایسا اندھا ہوا کہ جیسے موت کے منہ آ پڑا + اورنگزیب بادشاہ نے ان کافروں
کو مہم پہنچانے کے لئے ایک فوج بھیجی - ان جسلی [?] بہادروں نے بڑے جوش سے حملہ کیا - اور ان
جان سے تنگ آئے ہوئے مردوں کے خون سے تلواریں رنگیں + لڑائی خوب جم کر ہوئی - آخر شکستہائی [?] بھاگ
نکلے - اور مسلمانوں نے پیچھا کر کے بہتوں کو مار دیا" +

خود گورو صاحبان اور سکھ شہیدوں نے جو تکلیفیں ان بادشاہوں کے ہاتھوں سہیں
اور جس طرح ان دکھوں نے سکھ مذہب کی کایا پلٹ کی + ان کا ذکر بھی اتہاسوں میں لکھا ہے
گورو ارجن دیو اور گورو تیغ بہادر صاحب کی شہادت - گورو ہرگوبند صاحب کی گوالیار کے قلعہ میں
لمبی قید - صاحبزادوں کا قتل - ہزاروں سکھوں کی شہیدی یہ ایسے واقعات ہیں کہ سکھوں کو
نہیں بھول سکتے +

۴ - مگر مسلمانوں کی ظالمانہ حکومت نے ہی صرف ہندو سوسائٹی کو پلٹا نہیں دیا تھا

ہو رہا تھا اور نیا ہندو مذہب رونق پا رہا تھا۔ ہندوستان میں Dark Ages سمجھا
جا سکتا ہے + ہرش وردھن کی موت (۶۴۸ء) کے بعد زوال کی رفتار بہت تیز ہو گئی
تھی + تمام ملک چھوٹی چھوٹی خود مختار ریاستیں بن گئی تھیں۔ یہہ زوال نہ صرف سیاسی تھا
بلکہ مذہبی۔ اخلاقی۔ اور سماجک آدرش بھی بدل رہے تھے + بام مارگ تمام ملک میں
پھیل رہا تھا۔ پنجاب۔ اور کشمیر* میں بھی یہی مت عام تھا + کچھ اچھی بری ریت رسوم کرنا اور وہموں
بھرموں میں بھٹکنا ہی دھرم بن رہا تھا۔ تمام لوگ ذات در ذات میں منقسم ہو کر برتن چھوتن
کے خیالوں کی آگ میں جل رہے تھے + پرانے آرین چھتری تو رہے ہی نہ تھے + دیسی اور بدیسی
لوگوں کے خلط ملط سے کئی نئی قومیں پیدا ہو گئی تھیں اور انہوں نے ہی جگہ بجگہ اپنی ریاستیں
قائم کر لی تھیں + یہہ چھوٹے چھوٹے راجے ہمیشہ آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے تھے + یہی حال کئی سو
برس رہا جس عرصہ میں بدھ مذہب کا بیج ناس ہو کر ہندو دھرم نے رونق پکڑی + چکرورتی کہلانے
والے راجے بھی پیدا ہو گئے۔ یہاں تک کہ پرانے بھولے ہوئے اشومیدھ یگیہ وغیرہ بھی از سر نو ہونے لگے۔
حالات موجودہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ہندوؤں نے انہیں راجوں مہاراجوں اور انکے ہم قوموں کو
چھتری تسلیم کر لیا گیا کہ واقعی بہادر مرد تھے۔ براہمنوں نے انہیں بھی کچھ چیدہ خاندانوں
کو منتخب کر کے اور انکا نام اگنی کل رکھ کر انکا حسب نسب پرانے چھتری ونشوں۔ سورج ونشی
چندرونشی اور اگنی ونشی سے اور دوسروں کا نام چندر اور سورج کے بزرگوں سے جا ملایا + ہندوستان
کی اندرونی سیاست کا خیال ہے تو یہ مصلحت دانشمندانہ تھی + مگر ہندوستان سے باہر

باہر جو کچھ ہو رہا تھا اور دنیا میں جو بھاری تغیر و تبدل ہو رہے تھے اور بڑی طاقتور سلطنتیں بن گئی یا بن رہی تھیں۔ انکے مقابلے میں یہ کامیاب نہ ہو سکتی تھی + جیسا کہ پیچھے مسلمانوں کے آنے پر ثابت ہو گیا +

اس زمانے کے ہندوؤں کی دنیا بہت چھوٹی تھی۔ اور ہندوستان کی چار دیواری کے اندر محدود تھی نہ یہ باہر جاتے تھے اور نہ باہر کی زور آور اور مہذب قوموں سے واسطہ پڑتا تھا۔ نہ یہ خبر تھی کہ ہندوستان سے باہر کیا ہو رہا ہے۔ ان کے خیال میں باہر سے وحشی حملہ آوروں سے لڑ گئے تھے + شک۔ ترک۔ ہون لوگ حملہ آور ہوئے تھے وہ وحشی اور نیم وحشی لوگ تھے۔ جو تلوار کے سوائے اپنے ساتھ کچھ نہ لائے تھے اور ہندوستان میں آ کر یہیں بس گئے۔ پہلے بودھ بنے اور پھر عام بودھوں کے ساتھ ہی ہندو دھرم اختیار کر لیا +

بیرونی لکھتا ہے کہ جب یہاں کے پنڈتوں وغیرہ کے سامنے ہندوستان سے باہر کے ملکوں ایران۔ توران۔ عرب۔ شام ہسپانیہ وغیرہ میں جو علم اور موجود تھا۔ علما و فضلا کے نام لئے جاتے تو وہ ہنس دیتے ہیں اور انکو بالکل یقین نہیں آتا کہ ہندوستان سے باہر اور انکے سوائے بھی کوئی عالم و حکیم ہو سکتا ہے + انکی مثل تو کنوئیں کے مینڈکوں کی تھی + جب پنڈتوں کا یہ حال تھا۔ تو عام لوگوں کی تو پوچھو ہی نہیں۔ اپنے ویدوں شاستروں اور اپنے پنڈتوں سے بڑھ کر عقل نہ کہیں دیکھتے تھے اور نہ کہیں اسکا ہونا تسلیم کرتے تھے +

دنیا سے یہ علیحدگی ہی ہندو دھرم اور سماج کے بہت سے عیبوں کی ایک بھاری وجہ تھی + اگر ہند میں روزگار کی تنگی ہوتی۔ اور دنیا کے اور لوگوں۔ زور آور اور تہذیب یافتہ قوموں سے واسطہ پڑتا رہتا۔ تب یہ عیب جنکی طرف ہمارا اشارہ ہے۔ پیدا نہ ہوتے اور اگر ہوتے بھی تو جلدی ہی دور

جب جان کے لالے پڑتے خیالی دنیا سے نکل کر عملی واقعی موجود دنیا میں آنا پڑتا۔ اور
خطرہ سے بچاؤ کے لئے شودر اور دوج کو کندھا سے کندھا ملا کر کھڑا ہونا پڑتا۔
قومیت اور حب وطن کے خیال پیدا ہوتے + مگر اس دیس کی قسمت میں کچھ اور ہی لکھا تھا۔
دینی اور دنیاوی ترقی کے اس عام اور قدرتی ڈھنگ سے محروم رہ کر ہمارا ملک خوشی
سے تنزل کی ڈھلوان پر نیچے کی طرف لڑھکتا چلا گیا اور یہی سمجھتا رہا کہ منزل ابھی ختم ہوئی +
بدھ دھرم کو نکال کر تو ہندو دھرم اپنی فتح پر اتنا خوش تھا۔ مگر ہوش تب ہی آئی۔
جب ترک کے دروازہ پر پہنچ گیا اور دشمنی دوست گلا ڈھونڈ ھونڈ میں لاتا + اب تک
عیب اس طرح خمیر میں رچ گئے تھے کہ انکا دور کرنا ناممکن ہو گیا تھا + سچ پوچھو تو اس ملک کی
وسعت۔ اس کی زرخیزی۔ اسکی فارغ البالی اور باقی دنیا سے علیحدگی اس ملک کے لوگوں کے حق میں
دشمن ثابت ہوئے +

۵ - ہندوستان کا تو یہ حال تھا۔ اسکے مقابلے میں دنیا کے ایک اور حصہ میں کچھ اور ہی
حالات وقوع میں آ رہے تھے + وہ حصہ ایک ریگستان ہے جہاں کوسوں تک پینے کو پانی تک
نہیں ملتا + صرف سمندر کے کنارے کنارے ایک تنگ سی پٹڑی آباد ہے۔ جہاں کہیں کہیں پہاڑ کے دامنوں میں
کچھ قطعات سبز نظر آتے ہیں + ریگستان والے حصہ میں لٹیرے۔ ڈاکو بدوؤں کی آبادی ہے۔ جو بھیڑیوں
کی طرح گھومتے پھرتے ہیں اور آباد حصہ کو لوٹ کھسوٹ کر گذارہ کرتے ہیں + جس طرح بستی کے باہر کھاد
کا ڈھیر ہوتا ہے وہی حال اس ملک کا تھا۔ جہاں نزدیک۔ دور کے ملکوں سے طرح طرح کے لوگ آ

"The persecution of the Coptic church," writes Professor Hampson "and the grinding taxes imposed by Heraclius during the long wars with Persia had disaffected the people. They too, looked upon the Arabs as liberators and by 643 A.D. the Arabs

عیسائی فرقے [illegible] - ~~...~~ دوسرے فرقوں کے ظلموں سے ... والے
حاکم انکی خیر مقدم ~~...~~ - ... +

پڑے زندگی بسر کرتے تھے + اس اجڑے دیس میں ایک طاقت پیدا ہوئی جسنے تھوڑے عرصہ میں ہی

ان چھوٹے چھوٹے گروہوں کو یوں کھینچ لیا جیسے مقناطیس لوہے کے چھوٹے ریزوں کو سمیٹ لیتا ہے +

ان لوگوں میں کچھ ایسی کایا پلٹ ہوئی کہ لات منات کو لات مار ~~...~~ لا الہ ~~...~~ الا اللہ محمد

رسول اللہ کہتے ہاتھ میں تلواریں اٹھائے دنیا کو کلمہ پڑھانے کے لئے نکل کھڑے ہوئے + انکی خوش

قسمتی سے ایران اور روما کی بھاری بادشاہتیں صدیوں تک آپسمیں لڑ بھڑ کر بہت کمزور

ہو چکی تھیں اور قریب المرگ حالت کو پہنچ چکی تھیں + عربوں کی نئی پائی طاقت اور مذہبی جوش

کے سامنے بالکل نہ ٹھہر سکیں + ~~ابھی پہلی صدی ہجری بھی ختم نہ ہونے پائی تھی کہ مسلمانوں کا جھنڈا ترکستان~~

~~سے لیکر سپین تک لہرا گیا~~ مسلمانوں نے ایران - شام - فلسطین - مصر وغیرہ فتح کر لئے

اور ابھی پہلی صدی ہجری بھی ختم نہ ہونے پائی تھی کہ ان کا جھنڈا ترکستان سے لیکر سپین تک

گڑ گیا اور دو تین صدیوں میں مسلمانوں کی حکومت آدھی پرانی دنیا پر پھیل گئی + پٹھان

ترک وغیرہ وحشی قوموں میں اور ادھر افریقہ کے حبشیوں میں یہ مذہب جنگل کی آگ کی طرح

پھیل گیا - دنیا میں لاکھوں لوگ کلمہ پڑھنے والے موجود ہیں - یہاں تک کہ خلیفوں کی

ایک بھاری بادشاہت قائم ہو گئی - اور پہلے دمشق اور بعد ازاں بغداد جو خلفائے امیہ و عباسیہ کی

دارالخلافہ تھیں یکے بعد دیگرے دنیا کی ملکہ بنیں + عرب کے یہ وحشی لوگ نہ صرف دنیا کے

فاتح - بلکہ علم کے قدردان - یونانی فلسفہ و حکمت کے پھیلانے والے اور کئی علموں میں یوروپ کے

استاد بنے + یوروپ میں Renaissance اور ~~[struck-out]~~ سائنس کی بنیاد انہیں کے ~~[struck-out]~~

۶۔ عربی زبان میں پرانی تاریخ کی کتابوں میں اس ملک کا ذکر "ولایت سندو ہند" بھی کیا ہے۔
اسکی وجہ یہ تھی + ۷۱۲ع مطابق ۹۲ ہجری میں خلیفہ ولید کے عہد میں محمد بن قاسم نے سندھ* پر
حملہ کر کے اسکو فتح کیا اور مسلمانی حکومت میں شامل کر دیا + [illegible]۔ مگر شمال میں افغانستان†
عربوں سے فتح نہ ہو سکا + اسوقت وہاں ~~خود شاہی خاندان~~ "شاہی" نام کے خاندان کے
ہندو راجے دو علاقوں کابلستان و زابلستان میں راج کرتے تھے + گو عربوں نے خراسان اور ترکستان
فتح کر لئے تھے۔ ~~مگر یہ ہندو راجے ان ہندوستانیوں نے اڑھائی سو برس تک انکی راہ روک رکھی~~ مگر یہ
ہندو راجے ان سے کلی طور پر مغلوب نہ ہو سکے اور اڑھائی سو برس تک اڑے رہے۔ جب غزنی کے ترکوں نے دسویں
صدی عیسوی میں انکو شکست دے کر نابود کر دیا + اور پنجاب کو غزنی کی حکومت میں شامل کر لیا + پنجاب کے

---

* سندھ کا راج اسوقت تمام علاقہ سندھ کے سوائے بلوچستان کے ایک بڑے حصہ پر۔ اور ملتان اور جنوبی پنجاب میں کانگڑہ کی دون تک پھیلا ہوا تھا۔ چنانچہ جب راجہ جےسی محمد قاسم سے شکست کھا کر بھاگا۔ تو اسنے کانگڑہ دون میں ہی پناہ لی تھی + سندھ جب خلیفہ بغداد سے خود مختار ہو گیا تب یہاں دو مسلمانی حاکموں کے ماتحت دو ریاستیں ملتان اور منصورہ میں قائم ہو گئیں + اور غزنی کے وقت تک راج کرتی رہیں +

† افغانستان کا پہاڑی علاقہ تو کابلستان تھا + اور جنوب مغربی [illegible] کے نیچے کے میدان زابلستان تھے + شاہی خاندان اپنا حسب و نسب کنشک اور ہووشک ترک قوم کے شاہوں سے ملاتا تھا + [illegible] ~~[illegible]~~ ساتویں صدی میں قنوج کی طرف سے بھاگا ہوا ایک برہمن کابل میں پہنچا تھا۔ جہاں اسکی

ہندوؤں کی طرف سے پھر کوئی مزاحمت نہیں ہوئی + پنجاب کے ہندوؤں میں کوئی طاقت مسلمانوں

~~گویا ہندوستان کو صحیح معنوں میں جب مسلمانی طاقت سے واسطہ پڑا تو بالکل ایسی طرح جس پر~~

بھی کا مقابلہ کرنے کی قوت ہی نہیں + ہری سنگھ نلوا - مہاراجہ رنجیت سنگھ کے بھی آباؤ اجداد یہیں رہتے

تھے + جٹ قوم کے لوگ اسی طرح دیس کی آبادی کا بھاری حصہ تھے + چھ فٹ کے لمبے قد اور باون

انچ کی چھاتیاں بھی نہیں تھیں - مگر پھر ناکارے ہو رہے تھے + دھرم کی شکل میں تپ دق

کا روگ لگا تھا جسنے دائم المرض بنا رکھا تھا + چھوٹی چھوٹی پہاڑی قوموں کے لوگ گکھڑ وغیرہ تو

کبھی کبھی سر اٹھاتے تھے - مگر دیس کے یہ اصلی مالک گریبان میں سر نیچا کئے کھوٹے کرموں کو دیکھنے

لگ گئے تھے + جو باہر کے ~~[illegible]~~ حکیموں نے بھی انکی مرض کی تشخیص کر لی تھی + جتنے بھی سمجھدار

مورخ باہر سے آئے - انمیں سے کسی نے بھی ہندوؤں کی تعریف نہیں کی + سب کو انکی ذات پات کی تقسیم

کھانے پینے میں قیدیں - چھوت چھات کا ہر میز جو اس ملک کے ہندو بھائیوں میں رگ رگ میں تھی بچانے والے

گھٹیا رسم و رسوم اور ~~[illegible]~~ انکی ہستی عجیب معلوم ہوئی اور برے لگے + محسوس ہوئے +

بیرونی جو محمود غزنوی کے ساتھ آیا تھا اور جسنے سنسکرت سیکھ کر اور مذہبوں کی کتابیں پڑھ کر ہندوستان کے

حالات پر ایک منصفانہ کتاب لکھی - وہ بھی ہندوؤں کی ان باتوں کو برا کہنے سے نہ رک سکا - وہ لکھتا ہے

کہ یہ لوگ ایسے گرے ہوئے ہیں کہ کسی مشترک مطلب کے لئے بھی اکٹھے نہیں ہو سکتے - اپنے سائے سے بھی

پہلے پشاور میں اور پھر اٹک دریا کے کنارے اوہند میں راجدھانی قائم کی - اور وہاں سے نکالے گئے تو

لاہور آ گئے + پنجاب کا علاقہ دریائے ~~[illegible]~~ ستلج کے قریب تک ان شاہی خاندان کے راجوں کے

سب کے دشمن کے مقابلہ میں ایک نہیں ہو سکتے + مسلمانوں کی تھوڑی سی جمعیت کے سامنے

یوں اڑ گئے جیسے آندھی کے سامنے ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھی خاک اڑ جاتی ہے +

بابر بادشاہ لکھتا ہے کہ اس ملک میں کوئی بھی چیز سیر ہونے کے لائق نہیں - مگر ہاں ہر طرح کے

کام کے لئے مزدور بہت ملتے ہیں - یہاں کے لوگوں میں نہ بیٹھنے اٹھنے کا کوئی ادب طریقہ اور

نہ کوئی عقل سمجھ ہی ہے + [illegible]

ہیں ۷- اس منظر نے دو الگ وشعری بالکل مختلف لوگوں اور بالمقابل کی تہذیبوں

کو ٹکرا دیا + ایک طرف تو وہ نخوت اور حقارت تھی جو فاتح مسلمانوں کو مفتوح ہندوؤں کی طرف

ہوتی ہی تھی - جو اپنے دین اپنے اعمال اپنے طریقوں - اپنی ہر بات کو بہترین -

اپنی سمجھ و عقل کو افضل تر اور اپنے آپ کو دنیا کے بادشاہ - سب سے اعلیٰ جانتے تھے + اور

دوسرے لوگوں کو کافر چھوٹے دھرم پر چلنے والے - اپنے سے بہت کم تر آدمی اپنے غلام ہی اور

سمجھتے تھے + دوسری طرف یاس و ناامیدی کی نوبت تھی جو مغلوب ہندوؤں کو غالب

مسلمانوں کی طرف سے ہو سکتی تھی جنہوں نے انکو خواب غفلت اور نشہ خود پسندی سے ہوشیار کر دیا +

یہ لوگ اپنے آپ کو بیدست و پا اور بے سکت محسوس کرتے ہیں - خودداری کے خیال سے دوسروں کو

اپنے سے اچھا نہیں ماننا چاہتے - مگر اپنے گنوں و ہنروں کی نسبت شکی ضرور ہو جاتے ہیں + اپنی آنکھوں

سے دیکھ رہے ہیں کہ گئو براہمن کی ہتھیا کرنے والے - دیو مورتیوں کو توڑنے والے - [illegible] دھرم لینے والے

دیو دیوتاؤں کا اپمان اور ہتھیا کرنے والے کامیاب ہو رہے ہیں + قابل تو ہیں لوگ بلچھ الٹا دوجوں کو

کامنی کی پائل اٹھانے اور دوسرے کمینہ کاموں میں لگا رہے ہیں تو بھی انکا بال بینکا نہیں ہوتا + دیوتوں سے
التجائیں کرتے ہیں کہ ملیچھوں کا ناش ہو۔ مگر دیوتے بھی نہیں سنتے + رستجائے گے اور لیے گئے
یگیہ اور دیگر اپائے کرتے ہیں مگر کچھ نہیں بنتا + ہندو دیکھتے ہیں کہ مسلمان ایک کی بانگ
دیتے ہیں۔ مگر ان کے تینتیس کروڑ گھنٹوں کی جھنکار اور سنکھ بھی نہیں پہنچتے + شک ہوتا
تھا کہ یہ تینتیس کروڑ دیوتے ہیں بھی کسی مصرف کے۔ یا خود انکی طرح ہی اپاہج ہیں +
ہندو وید شاستروں کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے اپنا اپنا جاتی دھرم پال رہے تھے اور براہمن
چھتری ویش اور شودر بنے بیٹھے تھے۔ مگر یوں سب سنکرورن یعنی خلط ملط ہو رہے
تھے + براہمن چھتری سب کلمہ پڑھکر شیخ بن جاتے تھے + سنکرورنتا سب دھرم کرم کے ناش
کرنیوالی ~~شاستروں میں لکھی گئی~~ اور دین و دنیا دونوں کو برباد کرنے والی شاستروں میں
کہی گئی تھی۔ مگر یہ مسلمان اسی سنکرورنتا سے پھولتے پھلتے تھے + ہندو جسکو جھٹا
دھکا دیکر اپنے میں سے خارج کرتے تھے مسلمان اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے اندر لیجاتے تھے + ادھر
کوئی براہمن۔ کوئی چھتری۔ کوئی جاٹ اور کوئی بڑھئی تھا + ادھر یوں سب دینی بھائی تھے
اور سب اکٹھے بیٹھکر ایک طشت میں سے کھاتے تھے + سید مغل کی بیٹی لیلیتا تھا اور مغل پٹھان
کی لڑکی + شاستروں میں جتنا کچھ دھرم کرم لکھا تھا۔ یوں سب ہی کے برخلاف کرتے تھے۔ مانو

اورنگزیب بادشاہ نے بنارس کا مندر ڈھا دیا۔ وشوناتھ (تمام دنیا کے مالک) کے کنوئیں میں کود پڑا تھا +

الغرض یہی تھا کہ جو ہندو کریں وہ نہ کرو + سچ ہے ضدین کا مقابلہ تھا - زمین آسمان کا
فرق تھا + کہاں دین اسلام جسکا طرۂ امتیاز لاشریک وحدانیت - کہاں ہندو دھرم جسمیں بیشمار دیوی دیوتاؤں
کی پوجا سکھائی تھی - اور وید الشور یوں ہی کہنے کو تھا + کہاں اسلام کا صوفیانہ مشرب
اور کہاں وہ ہندوؤں کے تنگ بیگانہ رسومات و رسوم + کہاں مسلمانوں کی اخوت اور برادرانہ برتاؤ
اور کہاں ہندوؤں کی اونچ نیچ ذاتوں میں تقسیم اور نخوت کا سلوک + اس بدسلوکی کے ستائے ہوئے
جو ہندو مسلمان ہو جاتے تھے وہ حیثیت دوستی مسلمانوں کے برابر ہو جاتے تھے بلکہ پیر تک مانے جاتے تھے + اور
پرانے مسلمانوں کی طرح اپنے آپ کو اعلیٰ اور برتر سمجھنے لگتے تھے - وہی تکبر دینی سچے دین کا فخر ان میں پیدا
ہو جاتا تھا - اور وہ اپنے ہی ہندو بھائیوں کو حقارت سے دیکھنے لگ جاتے تھے + ایک صاحب اسلام کے
جلدی پھیل جانے کے اسباب پر بحث کرتے ہوئے اسلامی اخوت اور سلامتی فخر دین کو سب سے بڑی وجہ قرار دیتے ہیں -
لکھتے ہیں کہ:-

The faith of Islam is based on pride rather
than love. The Moslem convert prides himself
on his superiority as a believer in the one
true religion, and is scornful of all other
men and all other creeds. The pagans then
see and desire to emulate this haughty

only be obtained by conversion, they very easily accept the religion of Islam. Each new convert displays the same feeling of superiority, and so with ever increasing and rapid force, the religion spreads, where it has no higher form of faith and morals to contend against. (as in Africa & Central Asia). It is natural to every man to desire to become equal, if not the superior of others, and when pagan realises this fact, he is well on the way to become a Moslim.

The admission to a social and political communion is a passport for protection and assistance throughout the Islamic world. A convert who can repeat the dozen syllables of his creed لا اله الا الله محمد رسول الله is sure of shelter, sustenance, and [illegible]

wherever there is a Moslem house and in his own country he finds himself at once a member of an influential, if not a dominant caste. Here seems the real secret of the success of Islam.

دین اسلام کی سادگی اور اسکے غیر مبہم مشخص احکام ایک اور کشش تھے + جو لوگ
اپنے دھرم میں مستقل اعتقاد یا ذات کی بنا پر مشکلات ہونیکے سبب اور یا تعلقات کی
وجہ سے مسلمان نہیں ہوتے تھے + وہ بھی اسلامی اصولوں سے متاثر ہو جاتے تھے + اور دیکھتے
تھے کہ ~~ہندو~~ انکے بھائی جوق در جوق اور قوموں کی قومیں ان سے جدا ~~[illegible]~~ ہو رہی ہیں +
اور اسکی وجہ ~~[illegible]~~ وہ مسلمانوں میں آزادگی اور کشادگی کو قرار دیتے تھے
جنکے مقابلہ پر یہ اپنے ہاتھ پاؤں بندھے پاتے تھے + کھانے پینے سونے ہر ایک بات میں جاتی دھرم نے انکو اپنے
شکنجے میں جکڑ رکھا تھا + اس قسم کے شکوک تھے جو اس وقت ہندوؤں کے دلوں میں پیدا ہوئے تھے +
مسلمانوں کو دیکھکر اب شاستروں کی یہ بات [illegible] اب بری معلوم ہونے لگی - مقابلہ کرنے پر اپنے
دھرم کے نیموں کے عیب جو پہلے نظر نہ آتے تھے - اب صاف دکھائی دینے لگے +

ان عیبوں کو دور کرکے انکی جگہ وہ خوبی کی باتیں جو اسلام اور مسلمانوں میں دیکھی تھیں - ہندو مصلحوں
نے ہندو سماج میں لانے کا خیال کیا - [illegible] ہندو دھرم نے ذات پات کو [illegible] تھی -

گئو براہمن کو کر لاوہی - گوبر ترن نہ جائی
دھوتی ٹکا تے جپ مالی - دھان ملیچھاں کھائی
انتر پوجا - پڑھیں کتیباں - سنجم ترکاں بھائی ------
مانس کھانے - کری نماز - چھری وگائن تن گل تاگ
تن گھر براہمن پوری ناد - اونہاں بھی آوے اوہی سواد

متھے ٹکا تیڑ دھوتی ککھائی - ہتھ چھری جگت قصائی
نیل وستر پہن ہووہی پروان - ملیچھ دھان لے پوجہی پران
ابھاکھیا کا کٹھا بکرا کھانا - چوکے اوپر کسے نہ جانا +

تیرہویں صدی عیسوی میں یعنی خاندان غلاماں کے وقت اسلامی بادشاہت ہندوستان میں قائم ہونے کے تھوڑے عرصہ بعد ہی ایک अल्लहो पनिषद "اللہ اپنشد" بن گیا تھا جسکو برہمنے دستور کے مطابق وید کہا تھا اور اس اپنشد میں اتھرو وید کے ساتھ (جسکو کالا وید کہتے ہیں اور جسکو ایک کالے رنگ کے نہایت تیز و تند آدمی کی شکل میں دکھایا جاتا ہے) وہ کلجگ سے منسوب کیا جاتا ہے) جوڑا گیا تھا - اسی کی طرف اشارہ کرکے گورو نانک صاحب فرماتے ہیں کہ کلجگ کا بید اتھروَن ہے جسمیں نرنکار کا نام اللہ اور خدا ہو گیا ہے - ہندوؤں نے نیلے کپڑے پہن کر ترکوں اور پٹھانوں کی سی وضع بنالی ہے + ... سولنہ کھاتے گئو اور براہمن کو ٹیکس لگاتے ہیں - تم سے بیڑا پار نہ جائیگا + دوسرے تو دھوتی بھی ہے - ٹکا بھی ہے اور جپ مالا بھی ہے - مگر کھاتے ملیچھوں کا ان ہیں + اندر پوجا بھی کرتے ہیں

پھرتے ہیں۔ اور جب کسی طرح مکتی سے داں
نہیں ملتا۔ تو بد دعا دیکر تمام دنیا کو جلا کر خاک
کر دینے کی دھمکیاں دیتے ہیں۔۔۔۔۔

سورگ میں دھرم یعنی دھرم راج کو اس سے
بہت دکھ ہوا۔ اور اس نے چھل کا اندھیرا
پھیلا دیا +

تب دھرم راج نے مسلمان کا روپ دھارا۔
کلاہ پہنی۔ اور اپنے ایک ہاتھ میں تبر اور دوسرے
میں پیر جا لگا لیا

دیوتوں نے ایک مت ہو کر بخوشی خود پاجامے
پہن لئے + برہما محمد بنا۔ وشنو ایک پیغمبر
اور شیو بابا آدم بنے + گنیش غازی اور
کارتکیہ نے قاضی کا سوانگ بنایا + نارد بھی
سادھو باجا چھوڑ کر شیخ بن گیا۔۔۔

سورج۔ چندر اور دوسرے دیوتے سپاہیوں
میں بھرتی ہوئے۔ نقارہ بجاتے ہوئے چڑھ آئے
اور جس پور نگری کو تباہ و برباد کر دیا +"

تے ہیں۔ ان برہمنوں کو بھی اپنے
)۔ ـــــ

ے۔ ہاتھ میں چھری ہے اور جگت کے
کی عزت پاتے ہیں اور ملیچھوں کا

کھاتے ہیں اور دوسروں کو یوں کہتے ہیں۔

نے اپنے زمانہ کے کمینہ خصلت کفرلوں
کے لوگ جو تمول زدگی [illegible] جن کو کن
تھے۔ نیم مسلمان تھے + بہت سی مسلمانی رسوم
تے تھے + مثلاً ان سنسکار پر بھائیوں کی طرح
ان میں + بہت سی مذہبی رسوم جنیو وغیرہ پر
کی طرح بھاگتے تھے + نام بھی مسلمانوں کے سے
تھے۔ ساتھ ہی اونچی ذات کے کھتری ہونیکا

۔ جنکو دوسرے لوگ "مسلے کے چوہڑے" کہتے تھے

A

یہی خیالات قریب قریب انہیں الفاظ میں
بارھویں صدی میں لکھی گئی کتاب میں پائے
گئے ہیں + یہہ کتاب مہا مہوپادھیہ پنڈت
ہرپرشاد شاستری جی نے کہیں سے ڈھونڈ نکالی ہے -
یہہ زمانہ بنگال میں تغیر و تبدل کا تھا جبکہ بدھ
دھرم بتدریج ہندو دھرم میں منتقل ہو رہا تھا +
سوشل ریفارم کانفرنس کلکتہ میں دسمبر ۱۹۱۷ع
میں ہوئی تھی - اسموقعہ پر ڈاکٹر پی - سی -
رائے صاحب نے اپنے خطبۂ صدارت میں اس
کتاب کی ~~[illegible]~~ کا ذکر کرکے اسمیں سے
مندرجہ ذیل جملے بطور حوالہ پیش کئے تھے - یہہ
دکھانے کیلئے کہ کسطرح آج سے سات آٹھ صدی
پہلے بھی براہمنوں کے برتری اور بڑائی کے دعووں
کے برخلاف سخت نفرت کا اظہار کیا جا رہا تھا +
اس کتاب میں ایک جگہ لکھا ہے :-
" دان دکشنا مانگتے ہوئے براہمن ادھر ادھر

گنو براہمن کو کر لاو ہی
دھوتی لٹکائے جب مانی -
اختر پوجا - پڑھیں کنتیاں -
مانس کھانے - کرسی نماز -
رتن گھر براہمن لو ... ناد -

منھ لگا تیر دھوتی لٹکائی -
پنڈل وسنتر بھن ہوویں ...
اکھا لکھا کا ...
تیرہویں صدی عیسوی میں یعنی خاندان خلجی
ہونے کے تھوڑے عرصہ بعد ہی ایک الله
دستور کے مطابق وید پڑھتا تھا اور اس
ایک کالے رنگ کے نہایت تیز و تند آدمی کی
گیا تھا - اسی کی طرف اشارہ کر کے گورو
کا نام الله اور خدا ہو گیا ہے - ملیچھوں نے
..... سو لنگ کہاتے گنو اور براہمن کو
بھی ہے - لگا ہی ہے اور جب مالا ہی ہے -

A

یہی خیالات قریب قریب انہیں الفاظ میں بارھویں صدی میں
لکھی گئی ایک پرانی بنگالی کی کتاب میں ظاہر کئے گئے ہیں
یہہ کتاب مہابھوا یا دھیہ پنڈت ہر پرشاد شاستری جی نے
ڈھونڈ نکالی ہے + اور ~~[illegible]~~
~~[illegible]~~ سوشل ریفارم کانفرنس کلکتہ میں دسمبر ۱۹۱۷ء میں ہوئی تھی اسموقعہ
پر ڈاکٹر پی سی رائے صاحب نے اپنے پریزیڈنشل ایڈریس
میں اسی کتاب سے کچھ حوالے دئے تھے جو یہ ہیں کہ جب
"برہمن دان دکشنا مانگتے ہوئے ادھر ادھر پھرتے ہیں - اور
جب کوئی گرہستی دان نہیں دیتا تو شراپ دیکر تمام دنیا
کو جلا کر خاک کر دینے کی دھمکیاں دیتے ہیں
سورگ میں دھرم راج کو بہت دکھ ہوا اور اسنے مایا
کا اندھیرا پھیلایا
تب دھرم راج نے مسلمان کا روپ دھارا اور اپنے ہاتھ (کلاہ پہنی)
میں تبر اور برچھا لیئے +
دیوتوں نے مشغول کرکے خوشی خوشی پائجامے پہن لئے

…تے ہیں - ان براہمنوں کو بھی اپنے
…) ——
…ے - ہاتھ میں چھری ہے اور جگت کے
…ملک کی عزت پاتے ہیں اور ملیچھوں کا
…کھاتے ہیں اور دوسروں کو یوں کہتے ہیں -
…سنے اپنے زمانہ کے کمینہ خصلت کافروں
…کے لوگ جو گھوڑی کی لاش بھونے بیٹھ جند لوگ
…تھے - یہہ مسلمان تھے + بہت سی مسلمانی رسوم
…تے تھے + دھرم سنسکار پر بھائیوں کی طرح
…ان ہیں + بہت سی مذہبی رسوم جنیو وغیرہ پر
…کی طرح لھاگتے تھے + نام بھی مسلمانوں سا ہے
…تھے - ساتھ ہی اونچی ذات کے کھتری ہونیکا
…بنو دوسرے لوگ "ملیچھ کے چوپڑے" کہتے تھے

برہما محمد بنا وشنو ایک پیغمبر - اور شو بابا آدم
بنے + گنیش نے غازی اور کارتکیہ قاضی کا سوانگ
کیا - نارد جی سادھو بابا چھوڑ کر شیخ بن گیا ----
سورج - چندر اور دوسرے دیوتے پیدلوں کی فوجوں میں
بھرتی ہوئے اور نقارہ بجاتے ہوئے جیپور کے شہر
پر چڑھ آئے اور اسکو تباہ کر دیا +

ان کے ہی گھروں میں براہمن پوجا کرا کر سنسکار کرا جاتے ہیں۔ ان براہمنوں کو بھی اپنے
ججمانوں کا سا سواد آتا ہے (یعنی انسانی خون کا)۔ ———

ماتھے پر ٹیکا لگا ہے اور نیچے بدن پر پیلی دھوتی پہنی ہے۔ ہاتھ میں چھری ہے اور جگت کے
Straw-coloured
لئے قصائی بن رہے ہیں۔ نیلے وستر پہن کر حاکموں کے ہاں عزت پاتے ہیں اور ملیچھوں کا
دھن لیکر پرانوں کی کتھا پوجا کرتے ہیں +

غیر زبان سے ذبح کیا ہوا (بسم اللہ اللہ اکبر) بکرا کھاتے ہیں اور دوسروں کو یوں کہتے ہیں۔
چوکے پر نہیں جانا۔ بھرشٹ ہو جائیگا +

یہہ سب آنکھوں دیکھے حالات گورو نانک جی نے اپنے زمانہ کے کمینہ خصلت کھتریوں
اور ان کے پروہتوں کے دیکھکر لکھے ہیں + A میرے اپنے ننھیال کے لوگ جو تلونڈی رائے بھوئے سے چند کوس
کے فاصلہ پر رہتے تھے اور رائیزادے کہلواتے تھے۔ نیم مسلمان تھے + بہت سی مسلمانی رسوم
کرتے اور گیارھویں والے پیر دستگیر محی الدین کو مانتے تھے + منڈن سنسکار پر مسلمانوں کی طرح
کانی بودی رکھواتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم ہندو پٹھان ہیں + بہت سی مذہبی رسوم جنجو وغیرہ پر
میاں جی کو بلوا کر ذبح کرواتے تھے اور جھٹکے سے مسلمانوں کی طرح بھاگتے تھے + نام بھی مسلمانوں کے سے
روشن دین ۔ برکت دین ۔ حشمت دین وغیرہ رکھتے تھے ۔ ساتھ ہی اونچی ذات کے کھتری ہونیکا
بھی دعویٰ تھا +

ہمارے قصبہ میں ایک دو گھر خاندان ایسے تھے جنکو دوسرے لوگ "مُسلے کا چوہڑے" کہتے تھے

سائے بزرگ نزدیک کے زمانہ تک شرعی پاجامے پہنتے اور شرعی موچھیں رکھتے تھے - نماز پڑھتے -
درود پڑھاتے - بیاہ جی کے کانوں میں پھونکیں مرواتے اور حمائل شریف ساتھ لئے ہوتے تھے +
انہیں سے ایک بزرگ کو دفنایا بھی گیا تھا جنکی قبر چند سال تک موجود تھی + یا ایسے کھتری ہندو
تھے +

دبستان مذاہب میں لکھا ہے کہ راجپزادہ نام کا ایک برہمن تھا - ایک دن اسنے مسلمانوں کے ساتھ
بیٹھکر کھانا کھایا اور شراب بھی پی - تب ان مسلمانوں نے کہا تم ہندو ہو اور ہمارے ساتھ کھانا کھاتے
ہو - یہ کیا؟ راجپزادہ نے جواب دیا کہ مجھے خبر نہ تھی کہ آپ مسلمان ہو - آیندہ میں آپ سے علیحدہ ہو کر بیٹھونگا -
دوسرے دن اسنے پھر شراب پی اور کھانا کھایا - تب مسلمانوں نے کہا آپکو پہلے کل بھی بتایا تھا کہ ہم
مسلمان ہیں + راجپزادہ نے کہا میں جانتا ہوں آپ مذاق کر رہے تھے - نعوذ باللہ آپ مسلمان؟
یہ آخری کہانی تو ایک عیش پسند ہندو کی ہے جو اپنے بھائی ہندوؤں سے ~~[illegible]~~ چھپ چھپ کر مزے اڑاتا تھا - اس سے
صرف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہندو مسلمان کے تعلقات انہیں جہانگیر کے وقت کیسے تھے + مگر اوپر جن راویوں کا ذکر ہے - وہ سچے
دل سے معتقد تھے - اسلامی دین میں خوبیاں دیکھتے تھے - اسکو سچا جانتے تھے - مگر کھلم کھلا مسلمان
ہونیکی دلیری نہ کر سکتے تھے + ~~[illegible]~~ بعض ہندو مسلمانوں کے طریقے اور اعمال ریاکاری
سے بھی اختیار کئے ہونگے - گورو نانک دیو نے مندرجہ بالا اقوال میں پرزور الفاظ میں ایسے ہی لوگوں کو
کوسے ہیں + ان سے یہ بھی ظاہر ہے کہ گورو نانک حضرت eclectic نہیں تھا جیسا کہ بعض لوگ ثابت
کرنے کی کوشش کرتے ہیں - یہ نہیں کہ گورو نانک نے کچھ باتیں اسلام کے دین سے چن لیں اور کچھ ہندو

[illegible]

یہ بھی سچ ہے کہ وہ نہ ہندو مت کے پابند تھے نہ دین اسلام کے + ان کا مت وہ تھا جو کہ دو
متضاد تہذیبوں اور دو سلسلۂ خیالات کے ملنے اور بہت صدیوں تک ایک دوسرے پر اثر ڈالنے
کا قدرتی نتیجہ ہو سکتا تھا + وہ خیالات کا بتدریج انکشاف تھا - جو مختلف خیالات کے
آپس میں ٹکرانے سے ایک صحیح الدماغ کے ذہن میں از خود پیدا ہوتے ہیں + میں تو کبیر کی نسبت بھی
یہی کہوں گا + اسلئے کبیر، سینٹ اور گرو نانک صاحب کا مت اسی قسم کے یا اسی طرح پر نہ تھے جس قسم کے یا جس
طرح پر اکبر کا دین الٰہی یا سلطان شاہ حسین - بادشاہ بنگال کا ستیہ پیر کا مت تھے + یہ Eclectic
تھے اور سیاسی حکمت کو مدنظر رکھ کر ایجاد کئے گئے تھے + مگر کبیر اور گرو نانک کے مت ایسے تھے جو
Inspired تھے - فطری طور پر ان کے دلوں میں ترغیب سے سوجھتے اثر پیدا ہوتے تھے + [میں لفظ الہام یا وحی یا القاء
سے بچنے کی کوشش کر رہا ہوں]
سے آگے محرم اور پیر ہندوؤں کی آنکھوں کے سامنے زندہ موجود اور دکھائی دیتے تھے - ان
۹ - پیر دستگیر کی طرح بعد پیروں کی زندگی اور واعظ نے بھی ہندوؤں پر بھاری اثر ڈالا تھا +
عام مسلمانوں اور قاضی ملاؤں کی دینی زندگی کو تو ہندو لوگ اپنے پنڈتوں کی دھارمک پیروں کی طرح
اندر سے کھوکھلا پاتے تھے - وہی مذہبی دعوی وہی کج بحثی - ہندوؤں کا تمسخر - ہندو مت کا کھنڈن
ان ملاؤں کا کام نظر آتا تھا - مسجد میں بیٹھے رہتے تھے - بلند آواز سے بانگ دیتے تھے - بھول بھول کر
قرآن پڑھتے تھے - مگر یہ سب ظاہری کارروائی تھی - ہندوؤں کو خالی سنکھ بجانے دینا
سے بڑھ کر دکھائی نہ دیتی تھی - سچی دھارمک زندگی نہ تھی - مگر مسلمان پیروں فقیروں میں
کچھ روحانی زندگی نظر آتی تھی - گو انکی زندگی کو بھی اسلام نے ایک کچھ تاسی رنگ دیا تھی - جو انکو

ہوئی تھی۔ انہوں نے مولوی روم کے الفاظ میں قرآن میں سے مغز نکال کر باقی ہڈیاں ملاؤں کے
واسطے پھینکدی تھیں + یہ حق کے عاشق ۔ صبر رضا تسلیم اور شکر کے تھمنے والے سو دونوں
کو کچھ ایسے بیگانے بھی نظر نہ آتے تھے۔ انکے فلسفہ کو بھی تو آخر ہندوؤں کے ویدانت سے
بہت مشابہت تھی۔ چاہے ویدانت ایک فلسفے تک ہی محدود تھا اور کسی نئے دھرم یا اخلاق کی
بنیاد نہ بنا تھا۔ ان ویدانتیوں کو عشق حقیقی یا عشق مجازی کی خبر نہ ہوئی تھی۔ شکر کے
درجے تک نہیں پہنچے تھے اور نہ ویدانت کے چار درجے صبر، رضا، تسلیم اور شکر کے تھے +
مگر بھگتی بھاؤ ویشنوؤں میں کچھ عرصہ پہلے سے آچکا تھا + ایک چھوٹا بھگت فرقہ بھی قائم ہو چکا
تھا جو سری کرشن کا بھگت تھا اور اسکی راس لیلا کیا کرتا تھا ۔ بھگتیاں بھگت بائی
گورو نانک جی نے [illegible] + انہیں بھگتوں کے ساتھ ملتے جلتے بھاگوت اور پنج راتر لوگ
بھی موجود ہو گئے۔ مگر یہ سب ابھی بہت کم تعداد میں تھے اور سادھو ہو گئے میں تھے۔ مگر یہ بھگتی
~~[illegible]~~ کا اثر بھی بگڑ کر دھرم کو گراؤ کی طرف لیگیا تھا + مگر ان درویشوں کو عشق حق کا تھا
جسکا تصور انہوں نے قرآن سے الٹتے لیا تھا +

یہ پیر اک حق کو واحد مانتے تھے ۔ مگر شاستروں میں بھی تو ایکو برہم دوتیو ناستی
کہا تھا۔ فرق یہ تھا کہ حق واحد جیتا جاگتا تھا ۔ اور ایکو برہم کو ہندو منطق نے ایک
بے جس و حرکت چیز سا بنا کر اور اسی لئے Neuter Gender نیوٹر لنگ کا صیغہ بنا کر
اسکو ایک طرف رکھ رکھا تھا۔ جو انکی زندگی پر کوئی اثر نہیں ڈالتا تھا + بلکہ یہ ایکو برہم

اچھا یا اسکو جو کہئے آپ سے آپ بنتے جاتے ہیں + ہندوؤں کے ایک ایشور میں کچھ
جان تھی - مگر اسنے بھی انکی عملی دھارمک زندگی کو بلکل نہیں دبا رکھا تھا - یہہ ایشور عام ہندوؤں
کی سمجھ سے باہر تھا - انکو صرف ہر محکمہ کے حاکم کے پاس پہنچنے کی ضرورت تھی اور یہ ماتحت حاکم
ایک ایشور کے نیچے کام کرتے تھے + برہم اور ایشور کے ~~خیال~~ القصور صرف فلسفانہ
خیال تھے - جو کچھ شاستروں میں کہیں کہیں لکھے ہوئے ملتے تھے +

پھر یہہ فقیر ریاضت کرتے تھے اور تپسیا میں تو ہندو وحدت تک پہنچ جاتے تھے + یہہ درویش
حالت وجد میں جاتے تھے اور ہندو یوگی سمادھی میں سنجیت ہوتے تھے اور امرت دھارا کا رس
پیتے تھے + فقیر ہجر کو سہتے "وصل وصل" پکارتے تھے، ادھر بھی ویدانتی اپنے "اصل سوروپ" میں
برہم میں لین ہونا "برہم پرشاد" بتاتے تھے - چاہے ہن کی اس دشا میں "برہم" کا کوئی وجود نہ تھا +
فقیروں کا "وصل" بھگتی مارگ کے "سانجھیہ" کے برابر میں تھا +

حقیقت میں یوگ اور ویدانت کے متعلق تمام خیالات فقیروں نے ہندوؤں سے لئے تھے + یہہ
بیشتر اسلام کا حصہ نہ تھے + شیخ عبد السبحان جنکا ایک حوالہ اوپر دیا ہے - اسکے آگے لکھتے ہیں :—

"In philosophy this synthetic culture wedded Islamic
thought to Yoga Philosophy. Far early in the
Muslim period the works of Patanjali had
been translated into Arabic. The result

Hindu Pantheist is that Jeevātma or individual soul is a part and parcel of Paramatma or Universal soul. This is beautifully expressed in the following couplet by Naziri, a well-known Sufi poet:—

بہ زحمت اتصال افتد - چو پیوندے برید از ہم
بزحمت قطرہ دریا میشود - چو قطرہ شد ز دریا

"After much trouble, reunion is effected, when once the connection is broken. After a long process, the drop merges into the ocean, when once it is separated from the ocean and assumes individual existence in the form of a drop."

'Aham Brahma Asmi' अहं ब्रह्मास्मि of the Hindu Pantheist finds an echo in the ecstatic cry of 'Anā Al-Haqq' of the Sufi. "The Sufi conception," says R. A. Nicholson in his admirable book

away (faná فنا) of individual self in Universal Being is certainly, I think, of Indian origin. Its first great exponent was the Persian mystic Bayazid of Bistam, who may have received it from his teacher Abu Ali of Sind"

پھر دیکھو یہہ درویش ذات پات کی قید سے باہر تھے - مگر ادھر بھی تو جوگی سنیاسی
وغیرہ جاتی دھرم کی قید میں نہ تھے - چاہے اس تقسیم کا دور ہونا دونوں میں کسی دھارمک
بھاو سے نہ تھا + مسلمانوں میں ملکی ضرورتوں کا نتیجہ تھا کہ خلقت کی اسطرح کی تقسیم قائم ہی
نہیں ہوئی - گو کافر - ملحد - ادنی علحدہ سمجھے جاتے تھے + ادھر سنیاسیوں جوگیوں میں
تیاگ اور جگت سے ویراگی ہونے کے سبب جاتی دھرم عمل میں لانے کی ضرورت ہی نہ تھی
جسکی وجہ سے جاتی بھید معلوم نہیں ہوتا تھا +

غرض مختصر یہ کہ درویشوں کے بہت سے خیالات سے ملتے جلتے خیال
ہندو شاستروں میں کہیں نہ کہیں موجود تھے - گو یہہ خیالات یکجا ہو کر کسی مذہب یا
سماجک پربندھ کے حصہ نہ بنے تھے - مگر تھے تو سہی + زمانے کے حالات کو مدنظر رکھتے
یہی بات بھی کافی معلوم دیگی اور ایسے خیالات لوگوں کے سامنے آجاتے - اور لگے چھپے
ہونیکی بجائے لوگوں کی آنکھوں کے سامنے رہتے + اور مقابلہ ہو اور صاف ہو کر ہمیشہ

کے بموجب اونچے بھاؤوں والے لوگ انکو بھی اپنی زندگی میں گھٹا لیں گے اور انپر عمل پیرا ہونگے +
یہ فقیر انہیں مشابہتوں اور مطابقتوں کی وجہ سے ہندو مت کو ایسا برا نہ جانتے تھے جیسا کہ
انکے متعصب دینی بھائی عام مسلمان اور ملا جانتے تھے - ان میں وہ آزاد خیالی تھی جسکو مسلمان
نہیں سمجھ سکتے تھے - مگر ہندو جسکی قدر کرتے تھے - اور زمانہ کے حالات کی وجہ سے یہی نتیجہ
نکل سکتا تھا - مسلمانوں کے ظلم کے ستائے ہوئے ہندو ان روحانی زندگی والوں کی ہمدردی اور سیر چشمی
پر لٹو ہو جاتے تھے - پس کیا عجب تھا کہ ہزاروں ہندو ان فقیروں کے مرید ہو جاتے اور مداح بن جاتے اور تمام
ملک میں انکی ~~[illegible]~~ نیک نامی پھیلتی اور حتیٰ کہ ہندو اور مسلمان دونوں پوجنے لگ جاتے + بمبئی احاطہ
میں بوہرے - میمن - کھوجے اور ہمارے اپنے صوبہ میں سرور والے (انہیں پیروں کے ماننے والے مسلمان ہیں) - شمسی اور غوث پیر کے
ماننے والے ہندو انہیں پیروں فقیروں کے اثر کا ظاہر ثبوت ہیں +

۱۹۱۲ء میں ٹائمز آف انڈیا میں یہ نوٹ چھپا تھا :-

The Bhavas in Bombay

From sometime past a mild sensation has been caused in Indian Society in Bombay by rumours of educated men of position having become votaries of certain 'Sadhus' or 'Bhavas' (= Bává). The 'Bhavas' seem to be as a rule Mohamedans, though not of

it is, would appear to be of the traditional mystic
type. Otherwise these 'bhavas' are barely literate
men. Some of them seem to entertain a genuine
indifference to money and creature comforts,
while others display a desire for both, no doubt
in order to afford their votaries the opportunity
of proving their devotion. Some of the latter
would seem to have been first attracted to
the 'Sadhu' by his powers of thought-reading.
Others allege that they have found in their
'Sadhu' the way to a peace to which they
had been strangers before they came under
his sway. A large number, of course, can assign
no intelligible reason for their devotion except
that they ~~and were~~ went and were converted.

As regards the practical effects of the

30 pages book

88
36
52 pages
29
23

cases at any rate there has been a real access of a sense of brotherhood irrespective of caste or creed, rank or position. Several highly educated men, officials, lawyers, engineers, and traders, have been drawn to Sadhu' worship and are anxious to get as many others as possible to participate in their new-found bliss. Nor is the movement confined to men only. Some high-caste Hindu women are said to take delight in serving the Mohammedan Sadhus in offices of a more or less menial character, though of course the great bulk of Hindu women remain entirely unaffected by the new cult.

---

۴ ـ نئے امتیاز و خصوصیت

۱۰ - ایسی ہی وجوہات سے ہندو سماج میں خمیر سا لگ رہا تھا - اور اسکی حالت
بدل رہی تھی + دو مختلف تہذیبوں کے ملنے سے خمیر کا اٹھنا ایک قدرتی نتیجہ تھا +
اس وقت کے حالات کو سمجھنے کے لئے آپ انہی حالات کا مطالعہ کیجئے + اب ایک نیا عیسائی
مذہب اور اس کے ساتھ ہی مغربی تہذیب جنگ کر رہی تھی - مغربی طاقت مغربی تعلیم اور سائنس پھیل رہی ہیں
~~رہے ہیں + جو خاص سب کی جڑ ہے ... رہی ہیں ... ان نئے~~
ان کا جو اثر ہند کے علاوہ علیحدہ مذہبوں اور عام خیالات پر ہوا ہے - وہ معمولی سمجھ کے آدمی کو
بھی سمجھ آ سکتا ہے - نئی قسم کے مصلح اور ریفارمر پیدا ہوئے نئے نئے مذہبی سماج اور فرقے قائم
کرتے ہیں جو نہ صرف دھارمک بچاروں بلکہ رسوم اور خورش و پوشش تک میں نمایاں
تبدیلیاں کر رہے ہیں + پرانے راجہ زادوں کی طرح کے دیسی صاحب لوگ بھی ہیں + جو
کیفیت آج ہے - وہی اس زمانے کی بھی تھی + ایک نیا ماحول پیدا ہو گیا تھا جس میں نئی قسم کے
خیالات پھیل رہے تھے - نئے آچار و بچار اور بچاروں کی گھٹائیں اٹھکر برس رہی تھیں + ان منتشر
خیالوں سے مستفید ہو کر ہر جگہ سدھارک پیدا ہو گئے تھے اور اپنی اپنی وسعت اور قابلیت
کے مطابق ~~کھیتوں کی سیرابی کے لئے~~ نئے کھال تیار کر کے اپنے اپنے کھیتوں
کی سیرابی کا انتظام کر رہے تھے + جتنی جس کو ہمت تھی - وہ اتنے سے ہی ان نئے الناس کو پرلٹ کرنے کی فکر
میں تھا +

اسلام کا سیلاب اندر آیا اس سے آملا۔ وشنو مت ایک بھگتی مارگ تھا۔ بھگتی بھاو سے عبادت
ہر کر ہندو مذہبی رہنما اسی طرح کی جذبہ کی اہمیت لوگوں کے سامنے لائے تاکہ رہا سہا ظاہر داری۔ رسوم
پرستی۔ چھوت چھات۔ بنیادی اصول۔ خشک شعور عقلوں اور دماغوں کو تسکین دینا ختم ہو گئے تھے +
اور اگر ان کی کلی طور پر تردید نہیں کی تو تحقیر ضرور کر رہے تھے + اور دھارمک جیون میں اونچی نیچی ذاتوں کے خیال
سے پیدا ہوئے تھے ان اور ان کی طاقتوں کو ہماری روکتی رہی جانتے ذات پات کی تخریب کرتے رہتے تھے + ان سب
(انکار اور نیچی)
باتوں میں اسلام اور مسلمانوں کی بہت بہت کو ان رہنماؤں نے اپنا مددگار پایا + چونکہ
بھگتی کے جذبہ میں بہت سے دیوتوں کے لئے جگہ نہ تھی۔ اس بھگتی بھاو کو کرشن اور رام تک محدود کر
انہوں نے واحد پرستی کی طرف بھی قدم اٹھا لیا تھا۔ اور اسلامی وحدانیت کو خیر مقدم کرنے کے لئے تیار
بیٹھے تھے + یہی وجہ تھی کہ قدرتے بھی سمجھا کہ اسلام کے زیر اثر پیدا ہوئے وہ اسی وقت وشنو مت میں
نکلے + مگر کرشن اور رام کی یہ بھگتی مورتی پوجا کی شکل میں تھی اور پوجا کا ڈھنگ ہو بہو لوگوں کے گڈے گڑیوں
کے کھیل کا سا تھا + مورتی کو صبح خواب سے بیدار کیا جاتا۔ دانتن کرایا جاتا۔ ناشتہ دیا جاتا۔ اس کا دل بہلانے کے
لئے اس کے سامنے ناچ گانا بجایا گایا جاتا اور اس کی تعریف میں بین گائے جاتے۔ رات کو اسے سلایا جاتا غرض یہ عمل ہوتا
کہلاتے تھے۔ مگر مسلمانوں کو بت پرستی سے سخت نفرت تھی جسکو وہ گناہ کبیرہ جانتے تھے۔ یہاں تک کہ انسان کا
بت بنانا بھی گناہ قرار دے رکھا تھا + یہ ایک سبق تھا جو ہندوؤں نے اسلام سے سیکھا تھا + پھر یہ دیکھنے کی تاب سے
کہ گو وشنوؤں کی بھگتی کرشن اور رام تک محدود ہو گئی تھی مگر وہ سب دیوتا دیوتوں۔ اوتاروں وغیرہ کی ہستی سے انکار
نہ تھا۔ اور نہ ان کی پوجا منع ہوئی تھی + مگر مسلمانوں کا اللہ ایک ہے اور فرد تھا۔ جو کسی شریک کی ہستی کا خیال بھی
برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے وہ نہ صرف واحد تھا۔ بلکہ واحدہ لاشریک تھا + یہ دوسرا سبق تھا جو ہندو

+ اور یہہ بہت ہی کم [illegible] ہے کہ یہہ [illegible] [illegible]

مسلمانوں سے سیکھا تھا + جب اللہ واحد لاشریک ہوا اور اسکا بت یا مورتی جسمانی آنکھوں کے سامنے نہ رہے - تو پوجا کی جگہ اسکی عبادت ضروری ہوگئی اور عبادت نے بھی نماز - وظیفہ - تلاوت قرآن کی صورت اختیار کی - یہہ تیسرا سبق تھا جو ہندوؤں نے مسلمانوں سے سیکھا +

پہلا شخص جسنے یہہ تینوں سبق مسلمانوں سے لئے اور آگے انکی تعلیم دی مسلم نژاد کبیر تھا + جسنے ادنے طبقہ کے ایک نو مسلم گھرانے میں جنم لیا اور اپنا زمانہ طفولیت اپنے بھائی برادروں میں گزارا اور مسلمان فقیروں میر تقی وغیرہ سے صحبت ہوتی رہی + جب نقل مکانی کرکے بنارس میں آ گئے تو [illegible] آل ہندوانہ شہر میں کسیطرح اسوقت عام پھیل رہی پر زور اہل دشمنیت کی زد میں آ گئے اور گوسائیں راما نند کو گرو بنا کر رام کو روپ بنا کر بھگت بن گئے + مگر سوائے رام نام کے ان سے کچھ نہ لیا + اور رام کو اسکی تجنیس رحیم سے ملا کر ایک خدا کی عبادت پر زور دیا + اور عبادت بھی انکی حمد و ثنا کے بھجنوں کا گانا اور پڑھنا جسکے ساتھ شبد [illegible] راگ ملا تھا - جو انہوں نے بہت اغلب ہے کہ صوفی فقیروں سے لیا ہوگا کیونکہ گوسائیں راما نند جی اسکا اہتمام کرتے کہیں نہیں دکھائی گئے + نہ انکی [illegible] یہہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ کبیر کے خیالات کا دائرہ روحانی زندگی اور موت کے پیچھے مکتی یا نروان کی حاصلات تک ہی محدود تھا - انہوں نے اسلام کی عبودیت کا معاشرتی - مجلسی اور سیاسی پہلو نہ لیا تھا - بلکہ اس سے متنفر تھے +

یہہ کام کبیر سے پیچھے آنیوالی سکھ تحریک کا تھا + ~~یہہ کام کبیر سے پیچھے آنیوالی تحریک سکھ مذہب کا تھا~~ - اور وہاں بھی گورو نانک جی اسکی صحیح تصویر اپنی آنکھوں کے سامنے لائے + ذات پات کی تقسیم نے جسطرح ہندو سماج کو ریزہ ریزہ کر رکھا تھا اور جسطرح اسباب نے [illegible] بانجھ بنا دیا تھا - اسکا ٹھیک اندازہ انہوں نے [illegible]

[illegible]

اس بیچ تانا بانی گورو نانک جی کی اکیلی تھی + کننگھم صاحب لکھتے ہیں:-

Shankaracharya, Ramanand, Gorakh and Kabir perfected forms of dissent rather than planted germs of nations. After they had made their appearance in India it was reserved for Guru Nanak alone to perceive the true principles of reform and to lay those broad foundations which later on gave birth to a new nation.

یعنی شنکر آچاریہ، رامانند، گورکھ اور کبیر نے فرقہ بندی ہستیوں سے منافقت کی صورتوں کو مکمل کیا۔ قوموں کے بیج نہ بوئے + ہندوستان میں ان کے ظاہر ہو چکنے کے بعد یہ کام صرف گورو نانک کے واسطے مخصوص طور پر باقی رہ گیا تھا کہ اصلاح کے ایسے صحیح اصولوں کو ڈھونڈ نکالے اور وہ چوڑی بنیادیں ڈالے جن پر پیچھے ایک نئی قوم کھڑی کی گئی +

۱۱- کبیر جی سکھ مذہب کے لئے اسی طرح کی پوزیشن رکھتے ہیں جس طرح کی کہ عیسائیت کے لئے فائلو یونانی یا جون دی بیپٹسٹ John the Baptist + انہوں نے ہندو مسلمان دونوں کی ظاہرداری، ریاکاری اور [illegible] توہم پرستی کی پرزور الفاظ میں تردید کی۔ اور عملی زندگی میں ان کی غلطیوں اور کمزوریوں کو پرکھا اور [illegible] مگر الکامت ایسے ہی [illegible] اصولوں

میں بھی ایسا رنگ اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے + اسکی بنیادی اصول کی موجودگی نے
سکھ مذہب میں "پیری" اور "میری" کا مالک گورو ہرگوبند صاحب اور گرو گوبند سنگھ جی کو روحیانی
بنا دیا۔ جو بعد اسی زمانہ کے قریب کرتے ہوئے دوسرے فرقوں میں نہ ہو سکے + زاہدانہ
میلان طبیعت کے لوگ کہیں گے کہ "راج" تو مایا کا الجھن ہے - دنیاداری ہے + یوں ہی سہی۔
یہی تو سکھ مذہب کو دوسرے فرقوں سے علیٰحدہ کرنے والا ایک اصلی موجب ہے + یہی "مایا"
یہی "بی بی کولاں" تو سکھ مذہب میں آہستہ آہستہ گوروں کے نزدیک سے نزدیک
پہنچی۔ آخرکار گورو ہرگوبند صاحب نے میری کی تلوار باندھ کر اسکو "کائین" (نکاح) میں لے آئے تھے۔

بی بی کولاں سوں کائین تیرا (گرنتھ صاحب)

"راج" مذہب کا ایسا ہی حصہ ہے جیسا "جوگ" + جو مت صرف جوگ (زہد) کی تلقین کرتے ہیں وہ
صرف آدھا مذہب کہلاتے ہیں۔ جو دونوں حصوں سے مکمل نہ ہو وہ کامیاب نہیں ہوتا اور
مفید نہیں بیٹھتا + مگر سکھ مذہب انسان کو مکمل انسان بناتا ہے

راج جوگ جہہ مانیو

بنا دیا ہے اور اسی لئے راج اور جوگ دونوں کو اکٹھا کھلایا ہے + جو مت اپنے پیروؤں کو
یہاں دنیا کے لئے ناکارہ اور نکما بناتے ہیں وہ آخرت میں بھی انکا کچھ نہ سنوار سکیں گے + بمبئی کے
جسٹس چنداورکر کا ایک مضمون ٹائمز آف انڈیا میں The Heart of Hinduism
کے عنوان سے چھپا ہے۔ اسکو پڑھکر مجھے خوشی ہوئی ہے کہ عقلمند ہندو بھی اس زمانے کی فروتن

The Sikh movement had the idea of joining together all human race in one league of Love to God and Service to Man. The thought of Nanak as we find it expressed not only in his compositions, but far more in his life, was to join together all jarring elements on a platform which all could accept.

یعنی سکھ تحریک کا عندیہ تمام نوع انسان کو خدا کی محبت اور انسان کی خدمت پر قائم ایک جماعت میں اکٹھا کر دیا جائے۔ گورو نانک کا خیال جو نہ صرف ان کے کلام بلکہ زیادہ تر ان کی زندگی سے واضح ہوتا ہے یہ تھا کہ سبھی متفرق عناصر کو ایک ایسے سطح چبوترہ پر اکٹھا کر دیا جائے جو سب کو منظور ہو۔

کہا جاتا ہے [illegible]

یا ادھر ادھر سے اٹھائے گئے خیالات کا مرکب نہیں تھا۔ سکھ مذہب اندھا دھند کسی کے پیچھے نہیں چلا

[illegible]

۴۰

ہونے کوئی نیا نے آ کر کانا پھوسی کی ہے

بے آواز ہی

گرتی ہے - نہ کوئی بادلوں کی گرج ہوتی ہے + اور نہ وقت سے بیشتر یا پہلے ہی سے موجود کانوں کے بنا

کوئی خیالوں کی بھاری لہر یا نئے دھرم ہی پیدا ہوتے ہیں + خاص شخصوں کی ایک خاص دماغی حالت

میں نمودار روشنی ہی الہام ہے + دھرموں کا پیدا ہونا - پھولنا - پھلنا دنیا میں اور سب چیزوں کی طرح

ہی ہے - اور ایک نئے دھرم کے لئے پرانے دھرم اور خیالات یوں کام دیتے ہیں جیسے پرانے درخت

گل سڑ کر نئے درختوں کے لئے کھاد رکھتا + یہی حال سکھ دھرم کا تھا + اس کا سبب مقصد کا بیج وہی ایک عملی آگ

تھا جو گورو نانک کے تجربے نے نوع انسان کے ہر فرد بشر کی ذہنیت میں کو دیا ہے + ہندو

پرانے مت متاثر ہو سکے لئے زرخیز زمین اور کھاد کا کام دیا +

مسلمانوں کے مظالم اور دو متضاد تہذیبوں کی ٹکر اس بیج کو پھیلا کر انگوروں میں بدلنے کا ذریعہ بنے ٹھیک

جیسے کہ درخت کے لئے گرمی - نمی اور ہوا کی ضرورت ہوتی ہے + اور گورو نانک کے وسیلہ سے آئی

دھرم کی بانی وہ روشنی تھی جس نے اس سکھ پر زندگی ڈھانے والے سکھ سنت اور گوروں کے ہلکے

شگوفے کھلائے +

۱۳ - سکھ دھرم کا آغاز پریم - مدھ پریم - اور انت خاتم بھی پریم ہی ہے + سکھی بتاتی ہے

کہ سب کا پتا ساجھا باپ

ایکتہ کرتہ دسنا ویشے نو کی پھیلو الو کا گ

وہ پریم ادب ہو سارے پیر ہی ہے + اسی لئے ہم سب بھائی ہیں - کیونکہ ہم میں اسی پریم کا جزو سما گیا ہے +

جب ہماری سانجھ ہی اس پریم کی ہوئی تو کوئی میری اور بیگانہ کہاں رہا -

ساچن

سکھ دھرم کے بچاؤ یہ

یا ہندوؤں سے ~~[illegible]~~ معلوم نہ تھیں +

اُپاسنا یا طریقۂ عبادت کا اختلاف تب ہی ہو سکتا تھا جب اِشٹ کا فرق ہو + جہاں اوتار اور
دیوی دیوتا اِشٹ ہوں - وہاں مورتی پوجا آ جاتی ہے اور جہاں ایک نرنکار اِشٹ ہو - وہاں مورتی
ہو جاتی ہے گو ان میں نہیں + اُپاسنا کی طرح آشے یا مقصد ~~[illegible]~~ میں فرق ہونا ضروری تھا + اسکا ذکر
اگلے باب میں ہوگا + سکھ دھرم نے سب کا ہی جھگڑا دیا نہیں - کسی کے ساتھ کوئی ~~[illegible]~~ واسطہ نہیں رکھا تھا - بعض اور
مذہبوں نے جو رکھا تھا اس سب کو بھی چھوڑ دیا تھا - کیونکہ

وہ کہتے ہیں کہ ~~[illegible]~~ ہندو نہ مسلمان
نانک کا بادشاہ دسے ظاہرا

~~[illegible] بولے نانک بولتا تھا +~~ تا کا کہیا نانک بولے اور